۶۔ تفریح کے ذرائع اور تاریخ

۶ء۱ تفریح کی ضرورت
۶ء۲ عوامی ناٹک
۶ء۳ مراٹھی تھیٹر
۶ء۴ بھارتی فلمی دنیا
۶ء۵ تفریحی شعبے میں روزگار کے مواقع

تفنّنِ طبع کی باتیں یعنی تفریحی وسائل۔ مختلف مشاغل، کھیل، ناٹک-فلم کے تفریحی ذرائع، تحریر و مطالعہ پر مبنی عادتوں وغیرہ کا شمار تفریح میں ہوتا ہے۔

۶ء۱ تفریح کی ضرورت

عمدہ درجے کی خالص تفریح انسان کی بے عیب نشو و نما کے لیے بہت اہم ہوتی ہے۔ تفریح لگی بندھی زندگی کی اُکتاہٹ کو دور کرکے دل کو تازگی، سکون، جسم کو جوش و ولولہ اور کام کرنے کی قوت فراہم کرنے کا کام کرتی ہے۔ کھیل کود اور مشاغل کے ذریعے شخصیت کا ارتقا ہوتا ہے۔ بھارت میں عہدِ قدیم اور عہدِ وسطیٰ میں تہوار، تقریبات، کھیل، رقص و گلوکاری وغیرہ جیسے تفریح کے وسائل ہوا کرتے تھے۔

جدید زمانے میں بے شمار تفریحی وسائل میسر ہیں۔

فہرست بنائیے۔

تفریح کی مختلف اقسام بتائیے اور ان کی جماعت بندی کیجیے۔

تفریح کی حسبِ ذیل دو قسمیں ہیں : سرگرمی اساس اور غیر سرگرمی اساس۔ کسی سرگرمی میں کسی شخص کی جسمانی و ذہنی شمولیت سرگرمی اساس تفریح کہلاتی ہے۔ دستی پیشہ، کھیل وغیرہ سرگرمی اساس تفریح کی مثالیں ہیں۔

جب ہم کھیلوں کے مقابلے دیکھتے ہیں، موسیقی سنتے ہیں یا فلم دیکھتے ہیں تو اسے ہم غیر سرگرمی اساس تفریح میں شمار کرتے ہیں۔ اس میں ہم صرف ناظر یا تماش بین ہوتے ہیں۔

یہ کرکے دیکھیے۔

مضمون تاریخ سے متعلق سرگرمی اساس اور غیر سرگرمی اساس تفریحات کی جدول بنائیے۔

۶ء۲ عوامی ناٹک

کٹھ پتلیوں کا کھیل : موہنجو دارو، ہڑپّا، یونان اور مصر کی کھدائی کے دوران مٹی کی گُڑیوں کے باقیات ملے ہیں۔ گمان ہے کہ انھیں کٹھ پتلیوں کے کھیل میں استعمال کیا جاتا ہوگا۔ اس

کٹھ پتلیوں کا کھیل

سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ یہ کھیل بہت قدیم ہے۔ پنچ تنتر اور مہا بھارت میں اس کھیل کا ذکر ملتا ہے۔

قدیم بھارت میں ایسی کٹھ پتلیاں بنانے کے لیے لکڑی، اون، چمڑا، جانوروں کے سینگ اور ہاتھی دانت کا استعمال کیا جاتا تھا۔ راجستھانی اور جنوبی اس کھیل کے دو طریقے ہیں۔

اُتر پردیش، مہاراشٹر، راجستھان، آسام، مغربی بنگال، آندھرا پردیش، تلنگانا، کرناٹک، کیرالا میں کٹھ پتلی کے فن کا

مظاہرہ کرنے والے فنکار موجود ہیں۔ اس تفریحی ہنر کو اسٹیج پر کامیاب بنانے کے لیے اس کے ناظم کا باصلاحیت ہونا بہت ضروری ہوتا ہے۔ اس میں چھوٹا اسٹیج، روشنی اور آواز کا اشاراتی استعمال کیا جاتا ہے۔ سایہ کٹھ پتلی، دستی کٹھ پتلی، لکڑی کی کٹھ پتلی اور ڈوروالی کٹھ پتلی اس کی قسمیں ہیں۔

دشاوتاری ڈرامے : دشاوتاری (دس اوتار والا) ڈراما مہاراشٹر کے عوامی فن کی ایک قسم ہے جس کے تجربات کوکن اور گوا میں بھی کیے جاتے ہیں۔ دشاوتاری ناٹک متسیہ، کوَرم، وَراہ، نرسمہا، وامن، پرشورام، رام، کرشن، بدھ اور کالکی اِن دس اوتاروں پر مشتمل ہوتا ہے۔ ناظم سب سے پہلے گنیش کی پوجا کرتا ہے۔

دشاوتاری ڈراموں میں کرداروں کی اداکاری، ان کا میک اَپ اور پوشاک روایتی طرز کے ہوتے ہیں۔ ڈرامے کا زیادہ تر حصہ منظوم ہوتا ہے۔ کچھ مکالمے کردار کے خود ساختہ ہوتے ہیں۔ دیوی دیوتاؤں کے لیے لکڑی کے نقاب (ماسک) استعمال کیے جاتے ہیں۔ ڈراموں کا اختتام ہانڈی پھوڑ کر دہی بانٹ کر اور آرتی کے ساتھ ہوتا ہے۔

دشاوتاری ڈراما

اٹھارہویں صدی عیسوی میں شیام جی نائیک کالے نے دشاوتاری ڈرامے دِکھانے والا ایک گروپ تیار کیا تھا۔ اس گروپ کو لے کر وہ مہاراشٹر بھر میں گھومتے تھے۔

وِشنوداس بھاوے نے دشاوتاری ڈرامے کی تکنیک میں نیاپن لاکر اپنے دیومالائی ڈرامے پیش کیے جس کی وجہ سے مراٹھی ڈراموں کی بنیاد دشاوتاری ڈراموں کو کہا جاتا ہے۔

بھجن : جھانجھ، مردنگ یا پکھواج وغیرہ سازوں کے ساتھ خدا کی حمد اور ذکر پر مبنی نظم کو بھجن کہا جاتا ہے۔ بھجن کی دو قسمیں ہیں؛ چکری بھجن اور سونگی بھجن۔

چکری بھجن : بغیر رُکے مسلسل دائروی شکل میں جھوم جھوم کر گھومتے ہوئے بھجن کہنا چکری بھجن کہلاتا ہے۔

سونگی بھجن : ہندو مذہبی عقیدے کے مطابق کسی دیوتا کے عقیدت مند کا کردار مکالمے کی شکل میں پیش کرنا سونگی بھجن کہلاتا ہے۔

بعد کے دور میں سنت تکڑوجی مہاراج نے 'کھَنجِری بھجن' (دف بھجن) کو بہت مقبول بنادیا۔

شمالی بھارت میں سنت تلسی داس، مہاکوی سورداس، سنت میرابائی اور سنت کبیر کے بھجن مشہور ہیں۔

یہ کر کے دیکھیے۔

تلسی داس، سورداس، میرابائی اور کبیر کے بھجن سنیے اور موسیقی کے استاد یا جانکار کی مدد سے سمجھنے کی کوشش کیجیے۔

کرناٹک میں پرندر داس، بودھیندر گروسوامی، تیاگ راج وغیرہ کی تخلیقات بھجن میں گائی جاتی ہیں۔

گجرات میں سنت نرسی مہتا نے بھکتی فرقے کی تبلیغ کی۔

مہاراشٹر میں سنت نام دیو نے وارکری فرقے کے ذریعے بھجن اور کیرتن کو فروغ دیا۔ وارکری فرقے نے نام اسمرن (ذکر) کی ایک قسم کے طور پر بھجن کو شہرت بخشی۔

کیرتن : روایت کے مطابق نارد مُنی کو کیرتن کا بانی مانا جاتا ہے۔ سنت نام دیو کو مہاراشٹر کا اوّلین کیرتن کار مانا جاتا ہے۔ ان کے بعد دیگر سنتوں نے اس روایت کو فروغ دیا۔

کیرتن کار کو ہری داس یا کہانی گو بابا کہا جاتا ہے۔ کیرتن کار کو لباس، علم، تقریر، گلوکاری، موسیقی، رقص اور لطیفوں پر زیادہ توجہ دینا پڑتی ہے۔ اس میں بہت ساری صفات ہونی چاہیے۔ کیرتن

مندر میں یا مندر کے احاطے میں کیا جاتا ہے۔

ذرا یہ جان لیجیے۔

کیرتن کی دو اہم روایات ناردی یا ہری داسی اور وارکری ہیں۔ ہری داسی کیرتن یک کرداری ڈرامے کی طرح ہوتا ہے۔ اس کیرتن میں تمہید اور تمثیل ہوتے ہیں۔ تعظیم، کہانیوں کے اہنگ اور بیان کو تمہید اور مثال کے طور پر پیش کی گئی کسی حکایت کو تمثیل کہتے ہیں۔ وارکری کیرتن میں اجتماعیت پر زور دیا جاتا ہے۔ کیرتن کے ساتھ جھانج بجانے والوں کی شمولیت بہت اہم ہوتی ہے۔ تحریک آزادی کے زمانے میں 'راشٹریہ کیرتن' نامی کیرتن کی ایک نئی قسم سامنے آئی۔ یہ کیرتن ناردی کیرتن کی طرح ہی پیش کیا جاتا ہے۔ اس میں تحریکِ آزادی کے رہنما، عالموں اور سماجی مصلحین جیسی عظیم ہستیوں کے کردار و اخلاق کے ذریعے سماجی بیداری پر زور دیا جاتا ہے۔ اس کا آغاز وائی کے دتّو پنت پٹ وَردھن نے کیا تھا۔

اس کے علاوہ مہاتما جیوتی راؤ پھلے کے قائم کردہ 'ستیہ شودھک سماج' نے بھی کیرتن کے وسیلے سے سماجی بیداری کا کام انجام دیا۔ سنت گاڈگے مہاراج کے کیرتن بھی ستیہ شودھکی کیرتنوں سے میل کھاتے ہیں۔ نسلی تفریق کا خاتمہ، صفائی اور نشہ بندی جیسے عنوانات پر وہ اپنے کیرتن کے ذریعے سماج میں بیداری پیدا کرتے تھے۔

للت : للت مہاراشٹر میں تفریح کی ایک پرانی قسم ہے۔ اس کا شمار ناردی کیرتن کی روایت میں ہوتا ہے۔ کوکن اور گوا کے علاقوں میں اس کو بہت اہمیت حاصل ہے۔

مذہبی تہواروں کے موقع پر ہندو مذہبی رسومات کے مطابق تہوار کے دیوتا کو تخت نشین مان کر اس سے مرادیں مانگی جاتی ہیں مثلاً 'جس کی جو مراد ہو اسے مل جائے/ پورا گاؤں اگلے للت تک خوشی سے زندگی گزارے/ باہمی اختلافات کا خاتمہ ہو/کسی کے دل میں بغض باقی نہ رہے/ اخلاص کے ساتھ معاملات چلتے رہیں/سماج اچھے کردار پر قائم رہے،' اس قسم کی منّتیں مانی جاتی ہیں۔

للت کی پیش کش ڈرامائی انداز میں کی جاتی ہے جس میں کرشن اور رام کی کہانی نیز عقیدت مندوں کی کہانیاں سنائی جاتی ہیں۔ کچھ للت ہندی زبان میں بھی ہیں۔ جدید مراٹھی تھیٹر کو للت کا پس منظر حاصل ہے۔

بھارُوڈ : روحانی اور اخلاقی تعلیم دینے والے مراٹھی کے خوب صورت گیت یعنی بھارُوڈ۔ 'نکڑ ناٹک' کی طرح بھارُوڈ بہت تجربہ پذیر ہوتا ہے۔ مہاراشٹر میں سنت ایکناتھ کے بھارُوڈ اپنے تنوع، ڈرامائیت، تفنن اور غنائیت کی وجہ سے بہت مقبول ہوئے۔ سنت ایکناتھ کے بھارُوڈوں کی تخلیق کا اصل مقصد عوامی تعلیم تھا۔

تماشا : بنیادی طور پر 'تماشہ' فارسی زبان کا لفظ ہے۔ اس کا مطلب ہے قلب کو سکون دینے والا منظر۔ مختلف عوامی فنون اور کلاسیکی فنون کے رجحانات کو اپنے دامن میں سمیٹتے ہوئے اٹھارھویں صدی تک تماشے نے خاصی ترقی کر لی۔ روایتی تماشے کی دو قسمیں ہیں؛ موسیقی کا طائفہ اور ڈھولک کا طائفہ۔ موسیقی پر مبنی تماشے میں ڈرامے سے زیادہ رقص اور موسیقی پر زور دیا جاتا ہے۔ ترجیحی طور پر رقص اور موسیقی پر مشتمل اس تماشے میں گزرتے وقت کے ساتھ 'وَگ' اس ڈرامائی قسم کو شامل کیا گیا۔ برمحل لطیفوں کی مدد سے وَگ مسحور کن ہو جاتا ہے۔

تماشے کی ابتدا میں گنیش کی پوجا کی جاتی ہے۔ اس کے بعد 'گوڑن' پیش کیا جاتا ہے۔ تماشے کے دوسرے حصے میں مرکزی ڈراما پیش کیا جاتا ہے۔ اس حصے میں اہم ڈراما یعنی وَگ پیش کیا جاتا ہے۔ 'وِچّھا ماجھی پوری کرا' اور 'گاڑھوا چے لگن' جیسے مشہور تجرباتی مراٹھی ڈرامے تماشے کی جدید نوعیت ظاہر کرتے ہیں۔

پوواڑا : نثر و نظم کے امتزاج پر مشتمل پیش کش کی ایک قسم پوواڑا ہے۔ بہادر مرد اور خواتین کے کارناموں کو پوواڑے کے ذریعے جوش اور ولولہ انگیز انداز میں بیان کیا جاتا ہے۔ چھترپتی

شیواجی مہاراج کے زمانے میں اگیان داس نامی شاعر کے ذریعے افضل خان کے قتل پر تیار کیا گیا پوواڑا اور تلسی داس کا تخلیق کردہ سینہہ گڑھ کی لڑائی کا پوواڑا بہت مشہور ہے۔

برطانوی دورِ حکومت میں اوماجی نائک، چاپھیکر برادران اور مہاتما گاندھی پر پوواڑے تخلیق کیے گئے۔ متحدہ مہاراشٹر تحریک کے زمانے میں امرشیخ، انّا بھاؤ ساٹھے اور گوانکر جیسے شعرا کے تخلیق کردہ پوواڑوں کے ذریعے مہاراشٹر میں سماجی بیداری پیدا کی گئی۔

۶ء۳ مراٹھی تھیٹر

کسی فرد یا گروہ کے ذریعے فنونِ لطیفہ کی پیشکش کے مقام کو رنگ بھومی (اسٹیج یا تھیٹر) کہتے ہیں۔ فنونِ لطیفہ میں فن کار اور ناظرین، دونوں کی شمولیت اہم ہوتی ہے۔ ڈرامے کا اسکرپٹ، ہدایت کار، اداکار، میک اپ، ملبوسات، اسٹیج ڈیزائن، روشنی کا انتظام، ڈرامے کے ناظرین اور نقاد جیسے مختلف عوامل تھیٹر یا اسٹیج سے وابستہ ہوتے ہیں۔ ڈرامے میں رقص و موسیقی کا بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ زیادہ تر ڈرامے مکالموں کی شکل میں پیش کیے جاتے ہیں لیکن کچھ ڈراموں میں خاموش اداکاری بھی ہوتی ہے۔ اس قسم کے ڈراموں کو 'خاموش ڈراما' کہتے ہیں۔

چھترپتی شیواجی مہاراج، چھترپتی سنبھاجی مہاراج، مہاتما جیوتی راؤ پھلے، لوک مانیہ تلک، مہاتما گاندھی، ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کی زندگی سے متعلق ڈراموں کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔

تنجاور کے بھوسلے خاندان نے مراٹھی اور جنوبی ہند کی زبانوں میں ڈراموں کو فروغ دیا۔ اس خاندان کے راجاؤں نے خود ڈرامے لکھے اور سنسکرت ڈراموں کے ترجمے کیے۔

مہاراشٹر میں تھیٹر کے فروغ میں اُنیسویں صدی کو اہم مقام حاصل ہے۔ وشنو داس بھاوے کو 'مراٹھی تھیٹر کا بانی' مانا جاتا ہے۔ 'سیتا سوئمبر' پہلا ڈراما ہے جو وشنو داس بھاوے نے تھیٹر میں پیش کیا۔ وشنو داس بھاوے کے تصنیف کردہ ڈرامے کے بعد مہاراشٹر میں تاریخی اور دیومالائی ڈراموں کے ساتھ ہی ہلکے پھلکے طربیہ ڈرامے بھی تھیٹر میں پیش کیے گئے جن میں مزاحیہ اسلوب میں سماجی موضوعات پیش کیے جاتے تھے۔

ابتدا میں ڈراموں کے اسکرپٹ تحریری شکل میں نہیں ہوتے تھے۔ ان میں اکثر گیت تحریری شکل میں ہونے کے باوجود مکالمے بہت بے ساختہ ہوتے تھے۔ مطبوعہ شکل میں اسکرپٹ کے ساتھ دستیاب پہلا ناٹک وی۔ جے۔ کیرتنے کا ۱۸۶۱ء میں تحریر کردہ 'بڑے مادھوراؤ پیشوا' تھا۔ اس ڈرامے کی وجہ سے مکمل تحریر شدہ اسکرپٹ پر مشتمل ڈراموں کی نئی روایت شروع ہوئی۔

اُنیسویں صدی کے اواخر میں شمالی ہندوستان کی مشہور 'خیال' موسیقی کو مہاراشٹر میں رائج کرنے کا کام بال کرشن بوا اچلکرنجی کر نے کیا۔ ان کے بعد استاد اللہ دیا خاں، استاد عبدالکریم خاں اور استاد رحمت خاں نے مہاراشٹر کے اہلِ ذوق میں موسیقی کے تئیں دلچسپی پیدا کی جس کے نتیجے میں موسیقی تھیٹر وجود میں آیا۔ کرلوسکر گروپ نامی ڈراما کمپنی کے موسیقی ڈرامے لوگوں میں بہت مقبول ہوئے۔ ان میں انّا صاحب کرلوسکر کا تحریر کردہ 'سنگیت شاکُنتل' بہت مشہور ہوا۔ موسیقی ڈراموں میں گووند بلّال دیول کا تحریر کردہ ڈراما 'سنگیت شاردا' بے حد اہمیت کا حامل ہے۔ اس ڈرامے میں

کیا آپ جانتے ہیں؟

کھاڈلکر نے رزمیہ نظم مہابھارت کے واقعات پر مبنی معاصر برطانوی حکومت پر نکتہ چینی کرنے والا 'کیچک وَدھ' ڈراما لکھا۔ کیچک وَدھ میں دروپدی کے روپ میں بے سہارا مادرِ وطن بھارت، یودھشٹر یعنی اعتدال پسند جماعت، بھیم یعنی انتہا پسند جماعت اور کیچک یعنی حکومت کی چمک میں اندھے وائسرائے لارڈ کرزن۔ اس طرح ناظرین یہ ڈراما دیکھتے تھے اور ان کے دلوں میں برطانوی حکومت کے خلاف نفرت پیدا ہوتی تھی۔

معمر لڑکیوں کی شادیوں کے فرسودہ رواج پر مزاحیہ انداز میں لیکن زبردست نکتہ چینی کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ شری پادکرشن کولہٹکر کا 'موک نایک'، کرشنا جی پربھاکر کھاڈِلکر کا 'سنگیت مانا پمان'، رام گنیش گڈکری کا 'ایکچ پیالہ' جیسے ڈرامے تھیٹر کی تاریخ میں اہمیت کے حامل ہیں۔

مراٹھی تھیٹر کے دورِ تنزل میں اچاریہ اَترے کے 'شاشٹانگ نمسکار، اُدیاچا سنسار، گھراباہیر' جیسے مقبولِ عوام ڈراموں نے تھیٹر کو سہارا دینے میں اہم کردار نبھایا ہے۔ حالیہ دور میں وسنت کانیٹکر کا 'رائے گڑھالا جیوہا جاگ یئتے'، 'اِتھے اوشاڑلا مرتیو'، وِجے تنڈولکر کا 'گھاشی رام کوتوال'، وِشرام بیڑے کر کا 'تلک آنی آگرکر' وغیرہ نئے طرز کے حامل ڈرامے بہت مشہور ہیں۔

مختلف موضوعات پر مبنی ڈراموں اور ان کی مختلف اقسام کی وجہ سے مراٹھی تھیٹر قوی ہوتا گیا۔ ناٹک کے اہم اداکاروں میں گنپت راؤ جوشی، بال گندھروا اور نارائن راؤ راج ہنس، کیشو راؤ بھوسلے، چنتامن راؤ کولہٹکر، گنپت راؤ بوڈس وغیرہ کے نام سرِ فہرست ہیں۔ ان کے مراٹھی ڈرامے کھلے میدان میں ہوتے تھے۔ برطانوی حکومت نے سب سے پہلے ممبئی میں 'رِپن'، 'پلے ہاؤس' اور 'وکٹوریہ' نامی ڈراما گھروں کی تعمیر کی۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ مراٹھی ڈراموں کے تجربات بھی دیوار بند ڈراما گھروں میں ہونے لگے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

مشہور ادیب وی۔ وا۔ شرواڈکر (کُسما گرج) کا شیکسپیئر کے ڈرامے 'کنگ لیئر' کی طرز پر لکھا ہوا ڈراما 'نٹ سمراٹ' خوب مشہور ہوا۔ شرواڈکر نے اس ڈرامے کے حزنیہ ہیرو 'گنپت راؤ بیلوکر' کا کردار ماضی کے مشہور اداکاروں گنپت راؤ جوشی اور نانا صاحب پھاٹک کی شخصیتوں کے مختلف پہلوؤں کے امتزاج سے تیار کیا تھا۔

۶ء۴ بھارتی فلمی دنیا

فلم : سینما فن کاری اور ٹکنالوجی کا بہترین سنگم ہے۔ متحرک تصویروں کی کھوج کے بعد فلم سازی کے فن کا جنم ہوا۔ اسی سے خاموش فلموں کے دور کا آغاز ہوا۔ بعد میں سمعی تکنیک کی ایجاد کے ساتھ ہی بولتی فلموں کا دور شروع ہوا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

فلموں کی قسمیں - طنزیہ فلمیں، ڈاکیومنٹری، اشتہاری فلمیں، مزاحیہ فلمیں، بچوں کی فلمیں، فوجیوں کی زندگیوں پر مبنی فلمیں، تعلیمی فلمیں، کہانیوں پر بنائی جانے والی فلمیں وغیرہ۔

بھارت میں پہلی مکمل طوالت کی فلم (بڑی فلم) تیار کرنے اور اسے جاری کرنے کا سہرا مہاراشٹر کے سر بندھتا ہے۔ مہاراشٹر کو 'بھارتی فلمی دنیا کی ماں' کہا جاتا ہے۔ بھارتی فلموں کی ترقی میں مدن راؤ مادھو راؤ پتلے، کلیان کے پٹوردھن خاندان اور ہرش چندر سکھارام بھاٹوڈیکر عرف ساوے دادا کی خدمات اہم ہیں۔

دادا صاحب تورنے

ہدایت کار (ڈائرکٹر) گوپال رام چندر اور دادا صاحب تورنے نیز اے۔ پی۔ کرندیکر، ایس۔ این۔ پاٹنکر، وی۔ پی۔ دِویکر نے غیرملکی تکنیک کی مدد سے 'پنڈلک' نامی فلم ۱۹۱۲ء میں ممبئی میں دِکھائی۔ ۱۹۱۳ء میں دادا صاحب پھالکے نے خود اپنی ہدایت کاری میں اور پوری طرح بھارت ہی میں تیار کی گئی فلم 'راجا ہریش چندر' ممبئی میں ریلیز کی۔ اس کے بعد موہنی - بھسما سور، ساوتری - ستیہ وان جیسی خاموش فلمیں اور ایلورا کے غاروں نیز ناشک اور ترمبکیشور جیسے مذہبی مقامات پر دادا صاحب پھالکے نے دیومالائی

ڈاکیومنٹری فلمیں بنائیں۔ اس کے بعد تاریخی و دیومالائی موضوعات پر فلمیں تیار کرنے کا رواج چل پڑا۔

اس کے بعد بھارت میں پہلا فلمی کیمرہ بنانے والے آنند راؤ پینٹر نے فلم سازی میں دلچسپی ظاہر کی۔ ان کے خالہ زاد بھائی باپوراؤ پینٹر اور مستری نے ۱۹۱۸ء میں 'سیرندھری' فلم بنائی۔ انھوں نے 'سینھہ گڑھ' نامی پہلی خاموش تاریخی فلم، 'کلیان چا خزینہ، باجی پربھو دیشپانڈے، نیتاجی پالکر جیسی تاریخی فلمیں بنائیں۔ علاوہ ازیں انھوں نے حقیقت پر مبنی پہلی فلم 'ساوکاری پاش' بھی بنائی۔ ۱۹۲۵ء میں 'باجی راؤ مستانی' فلم بنانے والے بھالجی پینڈھارکر کی تاریخی فلموں سے قومی نظریے کو فروغ حاصل ہوا۔ یہ احساس ہوتے ہی برطانوی حکومت نے اس پر پابندی عائد کردی۔

دادا صاحب پھالکے

یہ معلوم کیجیے۔

پہلے سنیما گھروں میں فلم شروع ہونے سے پہلے ڈاکیومنٹری فلم 'خبرنامہ' دِکھایا جاتا تھا۔ اس طرح کی فلمیں تیار کرنے کے لیے بھارتی حکومت نے 'فلمس ڈویژن' کی بنیاد رکھی۔ ان ڈاکیومنٹری فلموں اور خبرناموں کا استعمال سماج سے مخاطبت کے لیے ہوتا تھا۔ اس کی معلومات حاصل کیجیے۔

کملابائی منگروکر مراٹھی کی پہلی خاتون فلم ساز ہیں۔ انھوں نے 'ساوِتریا تانڈیل' اور 'پنّا دائی' نامی (ہندی) بولتی فلمیں تیار کیں۔ ۱۹۴۴ء میں پربھات کمپنی کی تیار کردہ فلم 'رام شاستری' بہت مشہور ہوئی۔ آزادی کے بعد کے دور میں اچاریہ اترے نے 'مہاتما پھلے' کی زندگی پر، وِشرام بیڈیکر نے واسو دیو بلونت پھڑکے کی زندگی پر فلمیں بنائیں۔ دِنکر ڈی۔ پاٹل نے 'دھنیہ تے سنتا جی دھنّاجی' فلم بنائی۔ پربھاکر پینڈھارکر کی 'بال شیواجی' بہت اہم فلم ہے۔

بھارتی سنیما کو بین الاقوامی سطح پر اہمیت دلانے والی پہلی فلم 'سنت تکارام' ہے۔ پیرس میں منعقدہ بین الاقوامی فلمی میلے میں یہ فلم دِکھائی گئی۔ وشنو پنت پاگنیس نے اس فلم میں تکارام کا کردار نبھایا تھا۔

آیئے، تلاش کریں۔

انٹرنیٹ کی مدد سے ۱۹۷۰ء سے ۲۰۱۵ء تک کی تاریخی موضوعات پر مبنی فلمیں تلاش کیجیے۔

جس طرح مراٹھی زبان میں تاریخی فلمیں بنائی گئیں اسی طرح ہندی زبان میں بھی بہت ساری تاریخی فلمیں بنائی گئیں۔ آزادی سے قبل کے دور کی ہندی فلموں میں سکندر، تان سین، سمراٹ چندر گپت، پرتھوی وَلبھ، مغلِ اعظم' وغیرہ فلمیں تاریخی موضوعات پر مبنی ہیں۔ 'ڈاکٹر کوٹنیس کی امر کہانی' حقیقت پر مبنی فلم تھی۔ تحریکِ آزادی کے موضوع پر 'آندولن'، 'جھانسی کی رانی' جیسی فلمیں اہمیت کی حامل ہیں۔

بامبے ٹاکیز، فلمستان، راج کمل پروڈکشنس، آر۔ کے۔ اسٹوڈیوز، نوکیتن وغیرہ کمپنیوں نے فلم سازی کے شعبے میں نمایاں خدمات انجام دیں۔

آیئے، تلاش کریں۔

انٹرنیٹ کی مدد سے تاریخ سے متعلق ایسی فلموں کی فہرست بنایئے جن کا اس سبق میں ذکر نہ ہوا ہو۔

۵ء۶ تفریحی شعبے میں روزگار کے مواقع

تھیٹر اور فلم سازی کے شعبے میں تاریخ کے طلبہ کے لیے بہت سے مواقع میسر ہیں۔

ڈراما : (۱) اسٹیج کی سجاوٹ، ملبوسات، بالوں کی آرائش کا

طرز، زیبائش وغیرہ کی تفصیلات بے عیب ہونے کے لیے متعلقہ تاریخی زمانے کے فنِ مصوری، فنِ سنگ تراشی، فنِ تعمیرات کا گہرا مطالعہ کرنے والے واقف کار آرٹ ڈائرکشن کی منصوبہ بندی کر سکتے ہیں یا اس کے لیے صلاح کار کی حیثیت سے کام کر سکتے ہیں۔

(۲) مکالمہ نویسی میں مصنف اور مصنف کے مشیر کے طور پر زبان اور ثقافت کی تاریخ کے واقف کار کی ضرورت ہوتی ہے۔

سنیما : (۱) فلم میں کہانی سے متعلق زمانے کی ماحول سازی کے علاوہ کرداروں کے ملبوسات، بالوں کی آرائش کا طرز، زیبائش وغیرہ کی منصوبہ بندی کا کام آرٹ ڈائرکٹر کرتا ہے۔ اس شعبے میں بھی تاریخ کے واقف کاروں کو فنی ہدایت کار یا اس کے مشیر کے طور پر کام مل سکتا ہے۔

(۲) فلم کی مکالمہ نویسی کے لیے زبان اور ادب و ثقافت کے واقف کاروں کی ضرورت ہوتی ہے۔

مشق

(۱) (الف) ذیل میں سے مناسب متبادل چن کر بیان کو مکمل کیجیے۔

۱۔ مہاراشٹر کا اوّلین کیرتن کار .... کو کہا جاتا ہے۔

(الف) سنت گیانیشور

(ب) سنت تکارام

(ج) سنت نام دیو

(د) سنت ایکناتھ

۲۔ بابوراو پینٹر نے .... فلم بنائی۔

(الف) پنڈلک

(ب) راجا ہریش چندر

(ج) سیرندھری

(د) باجی راو مستانی

(ب) ذیل میں سے غلط جوڑی پہچان کر لکھیے۔

۱۔ رائے گڑھالا جیوہا جاگ ییتے - وسنت کانیٹکر

۲۔ تلک آنی آگرکر - وِشرام بیڑے کر

۳۔ ساشٹانگ نمسکار - اچاریہ اترے

۴۔ ایکچ پیالہ - انّا صاحب کرلوسکر

(۲) درج ذیل جدول مکمل کیجیے۔

	بھجن	للت	کیرتن	بھارُوڈ
خصوصیات				
مثالیں				

(۳) نوٹ لکھیے۔

۱۔ تفریح کی ضرورت

۲۔ مراٹھی تھیٹر

۳۔ تھیٹر اور فلمی شعبوں سے متعلق پیشہ ورانہ مواقع

(۴) درج ذیل بیانات کی وجوہات کے ساتھ وضاحت کیجیے۔

۱۔ فلمی شعبے میں تاریخ کا مضمون بہت اہمیت رکھتا ہے۔

۲۔ سنت ایکناتھ کے بھارُوڈ مشہور ہوئے۔

(۵) درج ذیل سوالوں کے مفصّل جواب لکھیے۔

۱۔ مہاراشٹر کو 'بھارتی فلمی دنیا کی ماں' کیوں کہا جاتا ہے؟

۲۔ پوواڑا سے کیا مراد ہے؟ وضاحت کیجیے۔

سرگرمی

سنت ایکناتھ کے تخلیق کردہ بھارُوڈ حاصل کر کے اسکول کے ادبی پروگرام میں اداکاری کے ساتھ پیش کیجیے۔

3M4DIN